سید شریف احمد شرافت نوشاہی

تبرکاتِ شریفیہ درگاہِ اوچ شریف

بروز چہار شنبہ ۷ رجنوری ۱۹۷۰ء کو ہم اوچ متبرکہ گیلانی میں پہنچے۔ ایک رفیق ہمراہ تھا۔ جامع مسجد گیلانیہ کے حوض مبارک سے وضو کیا، اور سیدھے درگاہ شریف محبوب بحانی حضرت مخدوم سید محمد غوث حسنی گیلانی قدس سرہٗ (المتوفی ۹۲۳ھ) پر پہنچے۔ زیارت کی۔ سلام و آداب بجالائے۔ محل میں بیٹھ کر ختم پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ اور بوسیلہ جمیلہ بزرگان عظام درگاہ حق تعالےٰ سے دعائے خیر مانگی۔

دربار قادریہ غوثیہ اوچ شریف میں جو زیارات متبرکہ اور کتابوں کے نادر متبرکات ہیں مخدوم زادہ سید مختار حسین صاحب کی عنایت سے ہمیں ان کی زیارت کرائی گئی۔ زیارات الماریوں میں رکھی ہیں۔ اوپر شیشے لگے ہوئے ہیں ہمیں شیشے اٹھا کر یہ زیارات دکھائی گئیں جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ جبۂ مبارک حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اس کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا یہ اونٹ کے بالوں کا ہے۔

۲۔ نقشۂ قدم مبارک حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم، یہ کاغذ پر بنا ہوا ہے۔

۳۔ غلاف روضۂ مبارک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک ٹکڑا۔

۴۔ غلاف بیت اللہ شریف کی ایک ٹکڑا۔

۵۔ خواجہ اُویس قرنی رضؓ کا دانت مبارک

۶۔ جبۂ مبارک حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

۷۔ کلاہ مبارک حضرت غوث اعظم رضؓ

۸۔ بال مبارک حضرت غوث اعظم رضؓ۔ یہ سفید سرخی مائل ہے۔ حضور کی داڑھی مبارک کا ہے۔

۹۔ تسبیح مبارک حضرت غوث اعظم رضؓ۔ یہ متفرق دانے ہیں۔ رشتہ میں پروئے ہوئے ہیں۔

۱۰۔ قدم مبارک حضرت غوث اعظم رضؓ۔ یہ سنگ مرمر پر لگا ہوا ہے۔

۱۱۔ دستہ نے۔ یعنی سرکنڈے کے کانوں کا ایک مٹھہ۔ یہ سلطان غیاث الدین لنگاہ کو خواب میں حضرت غوث اعظم نے دیا تھا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اپنے پاس موجود پایا۔ بیماروں کے جسموں پر پھیرنے سے شفا ہوتی تھی۔ یہ ایک غلاف میں بند کیا ہوا ہے۔

۱۲۔ دستار ہائے بزرگاں۔ یہ متعدد دستاریں ہیں، جو مخادیم گیلانیہ کی ہیں۔ اس کی کوئی پہچان نہیں کہ یہ کس کس بزرگ کی ہیں۔

۱۳۔ مواہیر مخادیم گیلانیہ۔ یہ متعدد مہریں ہیں جو پرانے مخدوم صاحبان کی ہیں۔

۱۴۔ زندہ پتھر۔ یہ ایک قیمتی پتھر ہے، جو موسم تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ رنگ بدلتا رہتا ہے۔

۱۵۔ پتھر کا ایک دانہ۔ یہ بھی ایک خاص قسم کا ہے۔

۱۶۔ کھرل مبارک معہ دستہ سنگین۔ یہ بھی زمانہ قدیم کی ایک کھرل ہے، بزرگوں میں سے کسی صاحب کے سُرمہ پیسنے کی ہوگی۔

۱۷۔ شمشیر کلاں۔ یہ مخدوم سید حامد گنج بخش رابع المشہور مخدوم جہانگیر[۱] کی تلوار ہے۔

۱۸۔ شمشیر میانہ۔ یہ بھی مخدوم جہانگیر کے ہاتھ کی تلوار ہے۔ اس کی پشت کنگرہ دار ہے۔

۱۹۔ ایرانی تیغا۔ یہ ایران کے کسی بادشاہ نے مخدوم جہانگیر کو تحفہ پیش کیا تھا۔

کتابوں کے نادر متبرکات

۱۔ قرآن مجید قلمی۔ بخط حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ عنہ۔ یہ ہرن کے سفید چمڑے پر جو کاغذ نما ہے، کوفی خط میں لکھا ہوا ہے۔

۲۔ قرآن مجید تقطیع خورد۔ یعنی حمائل شریف۔ مکتوبہ ۵۸۰ھ۔

۳۔ قرآن مجید قلمی مطلا تقطیع خورد بخط حضرت سید شمس الدین اعظم حلبی[۲] فرزند سید سراج الدین شاہ میر حلبی[۳] رح۔ یہ نہایت خوش خط ہے۔ سات جلدوں میں ہے اور مجلد ہے۔ یعنی ہر ایک منزل کی الگ الگ جلد ہے۔

---

[۱] مخدوم سید حامد گنج بخش رابع المعروف مخدوم جہانگیر رح متوفی ۲۴ ذیقعد ۱۲۳۱ھ (تاریخ اوچ حفیظ بہاولپوری)

[۲] سید شمس الدین محمد اعظم گیلانی حلبی رح متوفی ۱۳ ربیع الاول ۸۴۳ھ۔

[۳] سید سراج الدین شاہ میر گیلانی حلبی رح متوفی ۷۶۶ھ۔

حضرت سید شمس الدین اعظم حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچی[۵۴] کے والد بزرگوار تھے۔

۴۔ قرآن مجید قلمی جلی قلم۔ تقطیع کلاں بخط بہار۔ نہایت خوش وضع ہے۔

۵۔ قرآن مجید قلمی باریک قلم۔ تقطیع کلاں۔ بخط عبدالباقی ولد جان محمدؒ۔
یہ سارا قرآن مجید تیس ورق پر لکھا ہوا ہے۔ ایک ورق پر ایک پارہ ہے جو بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ راقم الحروف کے خیال میں یہ کاتب وہی صاحب ہیں، جو کتاب مقامات داؤدی کے مصنف ہیں۔ کتاب مقامات داؤدی مخدوم سید حامد گنج بخش کلاں (المتوفی ۹۷۸ھ) کے خلیفہ اعظم شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھیؒ (المتوفی ۹۸۲ھ) کا تذکرہ ہے۔ اس کے مصنف کا نام بھی عبدالباقی ولد جان محمد بجی ہے۔

۶۔ قرآن مجید قلمی۔ تقطیع کلاں بخط اورنگ زیب عالمگیر غازیؒ۔ نہایت خوش خط ہے۔

۷۔ قرآن مجید قلمی۔ تقطیع کلاں بخط محمد بہاول خاں ثالثؒ والی بہاولپور۔

۸۔ قصیدہ غوثیہ خمریہ محبوبیہ۔ بخط حضرت غوث اعظم۔ یہ کوفی خط میں ہے۔

۹۔ غنیۃ الطالبین قلمی۔ مترجم فارسی مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (المتوفی ۱۰۶۷ھ)۔ بخط محمد زمان بن محمد مراد قریشی صدیقی ساکن حجرہ متبرکہ۔ تاریخ کتابت دوشنبہ ۵ ربیع الثانی ۱۱۱۳ھ۔

۱۰۔ انتخابات شاہنامہ فردوسی۔ قلمی مصور بخط محمد شاہ۔ مکتوبہ ۱۵ رمضان ۱۱۲۶ھ۔

۱۱۔ ید بیضا قلمی از غلام علی آزاد بلگرامی۔ مکتوبہ[۵۵] ۱۱۴۵ھ/۱۷۳۲ء۔ یہ فارسی شاعروں کا تذکرہ ہے

۱۲۔ یوسف زلیخا جامی۔ قلمی مطلا۔ مکتوبہ ۱۱۸۶ھ۔

۱۳۔ حصن حصین قلمی بخط شیخ محمد ولد محمد عابد قادری ساکن قصبہ گجرات شاہ دولہ۔ تاریخ کتابت دہم جمادی الاولیٰ ۱۱۹۱ھ۔ مخدوم عبدالقادر کے زمانہ خلافت و سجادگی میں لکھی گئی۔ (مخدوم سید عبدالقادر ساوس بن سید گنج بخش ثالث بانی قلعہ اوچ۔ ۱۲۰۱ھ میں فوت ہوئے)

۱۴۔ مشکوٰۃ شریف۔ نہایت خوش خط۔ زمانہ قدیم کی لکھی ہوئی ہے۔

---

۵۴ مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچیؒ متوفی ۷ رجب ۹۲۳ھ (اذکار نوشاہیہ تالیف راقم السطور)

۵۵ مولانا آزاد نے یہ نسخہ ۱۱۴۵ھ میں تالیف کیا۔ اس کی متعدد نقلیں اہل سیوستان نے لیں، اس کے بعد مزید حالات شامل کر کے مولانا نے ۱۱۴۸ھ میں اس کو مکمل کیا۔ پیش نظر نسخہ نقش اول کی نقل معلوم ہوتا ہے۔ شرافت

۱۵۔ مجموعہ صلوات۔ موسوم بہ تنبیہ الانام الکبیر فی فضل الصلوٰۃ علی البشیر۔ تقطیع کلاں۔ نہایت خوشخط۔ جلی قلم۔ چار جلدوں میں ہے۔ اس نسخہ پر طلائی کام بہت عمدہ ہوا ہے۔

۱۶۔ کتاب الجفر و الجامعہ (لوح محفوظ)

۱۷۔ رسالہ نجات ستہ۔ از حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ۔ یہ چھ رسالوں کا مجموعہ ہے۔

۱۸۔ اسماء الحسنیٰ۔ جلی قلم۔ بخط ناسخ طلائی۔ مکتوبہ حسام الدین ولد قاضی غلام رسول ساکن دھونکل متصل وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔

ان کے علاوہ بھی چند قلمی کتابیں دیکھیں۔ بوجہ جلدی ان کے متعلق کچھ لکھا نہیں جا سکا۔ ایک کتاب نظر آئی جس میں محل شریف کے مزارات کا نقشہ اور تعارف تھا۔ اس میں سے میں نے صرف حضرت مخدوم سید محمد غوثؒ اور ان کے چاروں فرزندوں کی قبور کا نقشہ لکھ لیا۔ وہ یہ ہے:

مغرب

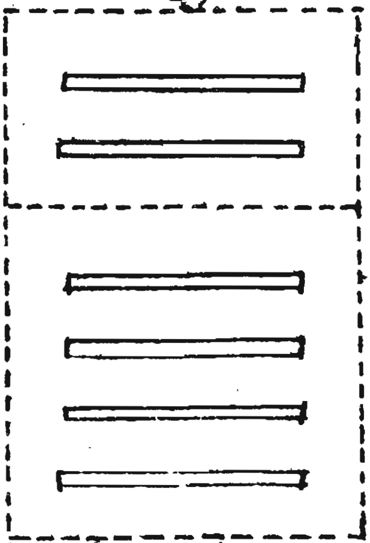

مخدوم سید محمد غوث الحسنی گیلانیؒ متوفی ۹۲۳ھ

مخدوم سید عبد القادر ثانی بن سید محمد غوثؒ متوفی ۹۴۰ھ

شمال

مخدوم سید عبد اللہ ربانی بن سید محمد غوث متوفی ۹۷۸ھ

سید محمد غوث ثانی بن گنج بخش رابع جنگاور

مخدوم سید مبارک حقانی بن سید محمد غوث متوفی ۹۵۶ھ

مخدوم سید محمد نورانی بن سید محمد غوث

مشرق

زیر دستوں کی آقائی

مولانا محمد جعفر پھلواروی

یہ کتاب مصر کے نامور مفکر و ادیب، ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی مشہور تصنیف "الوعد الحق" کا ترجمہ ہے۔ انداز تحریر بہت شگفتہ ہے۔ اور طٰہٰ حسین کے سوانح حیات بھی درج کر دیے گئے ہیں۔ صفحات ۲۴۰۔ قیمت ۲/۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ: ادارۂ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور